از جناب ڈاکٹر ضیاء الحق صدیقی (ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر
آف سکولز بلوچستان) ملتان

ذکری مذہب کا تفصیلی جائزہ

بلوچوں کا ایک باطل مذہب

ذکری مذہب کے بارہ میں ماہنامہ الحق ایک عرصہ سے وقیع اور مفید معلومات پیش کرتا رہا ہے اور دنیا کے اس عجیب و غریب باطل مذہب کے پردے چاک کرنے کا یہ سہرا الحق کے سر ہے ۔ راقم الحروف نے اس مذہب کے بارہ میں تفصیلی معلومات جمع کرنے کے لئے بڑی محنت اٹھائی ۔ پانچ سال شب و روز ان لوگوں میں گذارے ۔ بلوچی زبان سیکھی ۔ کراچی سے گوادر تک ان کی بستیوں کی سیاحت کی ۔ ذکر خانوں میں گیا ۔ چوگان دیکھے ۔ کچھ عام ذکریوں اور ان کے ملائیوں سے معلوم کیا کچھ اس مذہب سے برگشتہ لوگوں سے اور کچھ ان کے پرانے نوشتے تلاش کئے ۔ جو کچھ حاصل کر سکا قارئین الحق اور پوری علمی دنیا کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ۔

(صدیقی)

ذکری فرقہ کراچی اور بلوچستان کے صرف بلوچی زبان بولنے والے بلوچ قبائل تک محدود ہے ۔ کراچی سے گوادر تک مکران کی ساحلی پٹی میں آباد بلوچ قبائل میں ذکری مذہب کے پیرو بکثرت پائے جاتے ہیں ۔ شہر کراچی کے علاقہ لیاری میں محلہ کلری کی بیشتر آبادی ذکری ہے ۔ اندرون بلوچستان وسطی علاقے میں جھاؤ ۔ مشکے ۔ کولوا ۔ نال ۔ کیچ مضافات پنجگور میں گچک ۔ رخشاں ۔ بلیدہ کی وادیاں اور دشت کے علاقے میں ذکری آباد ہیں ۔ کلانچ ذکری ملائیوں کا صدر مقام ہے ان آبادیوں میں دس سے سو فیصد ان کا تناسب ہے ۔ مجموعی تعداد کا اندازہ پچاس ساٹھ ہزار کے مابین ہے ۔

ذکریوں کی اکثریت ناخواندہ اور پسماندہ ہے ان کے مذہبی رہنما جو ملائی کہلاتے ہیں وہ بھی غیر تعلیم یافتہ اور جاہل ہیں ۔ کم آمیز ہیں اور آبادیوں سے عموماً دور رہتے ہیں تاکہ ان کی نجی زندگی عوام سے پوشیدہ رہے اور مباحثہ و مناظرہ کا خطرہ بھی پیدا نہ ہو ۔ ان کا کتابی سرمایہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے ۔ فارسی زبان میں چند پرانی قلمی تحریریں اور چند جدید اردو رسالوں پر مشتمل ہے ۔ اور ان میں بھی یکسانی نہیں ہے ۔ اس مذہب کے قدیم رہنماؤں میں بھی کوئی صاحب علم و فضل نہیں گزرا ۔ لہذا ان کے نوشتے فلسفہ ، منطق اور تاریخی بنیادوں سے عاری ہیں ۔ صرف خیال آرائی اور سادہ عقائد و رسوم پر مشتمل ہیں عوام تو برطرف خواص بھی اپنے دین میں ٹھوس معلومات نہیں رکھتے ۔ مذہبی بحث سے گریز کرتے ہیں ۔ بس ٹالنے کے لئے کہہ دیتے ہیں

پہلے ہمارے دین میں داخل ہوجاؤ۔ پھر سب حقائق تم پر روشن ہوجائیں گے۔ درس، تقریر و تحریر کے ذریعے تبلیغ و اشاعت بھی نہیں کرتے کم علمی مانع ہوتی ہے۔

اس مذہب کا باطنیت کی طرف بھی کافی رجحان ہے اپنے عقائد اور رسوم کھل کر بیان نہیں کرتے۔ خصوصاً وہ عقائد و اعمال جو اسلام کے منافی ہیں اور اخلاقاً قبیح ہیں۔ بہت سی باتوں میں عام ذکری بھی نابلد ہیں۔ باطنی تعلیم خواص کے ذریعہ خواص کو دی جاتی ہے۔ ان حالات میں اس مذہب کی تفصیلی معلومات جمع کرنا بڑا مشکل کام ہے۔ راقم الحروف نے پانچ سال شب و روز ان لوگوں میں گذارے۔ بلوچی زبان سیکھی۔ کراچی سے گوادر تک ان کی بستیوں کی سیاحت کی۔ ان کے ذکرخانوں میں گیا۔ چوگان دیکھے۔ ان کے ظاہری اعمال و رسوم سے اخذ کیا۔ کچھ عام ذکریوں اور ان کے ملائیوں سے سوالات کرکے معلوم کیا۔ کچھ اس مذہب سے برگشتہ لوگوں سے حاصل کیا۔ ان کے پرانے نوشتے اور نئے رسالے تلاش کئے۔ محققین کی تالیفات اور کتب تاریخ سے استفادہ کیا اور ان کے مخالفین کی کتب سے جو کچھ حاصل کرسکا قارئین کے لئے سپرد قلم ہے۔

مجموعی طور پر ذکری مذہب زوال پذیر ہے۔ عقائد کی کمزور اساس، مذہبی رہنماؤں کی کم علمی، تحفظ عقائد کی نااہلی، تبلیغ کا فقدان، عوام میں تعلیمی ترقی، مسلمان بلوچوں کے اثرات۔ قبیح رسوم کی بجاآوری کے مواقع کا فقدان اور تعلیم یافتہ طبقہ کی ان سے برگشتگی اس کے ظاہری اسباب ہیں۔

ذکری مذہب کی کہانی مسلمان بلوچوں کی زبانی مسلمان بلوچوں میں بتواتر منقول ہے کہ اب سے قریب چار ساڑھے چار سو سال ملا محمد نامی ایک شخص اپنے وطن اٹک (پنجاب) سے حج بیت اللہ کے لئے گیا۔ وہاں اس کے دماغ میں نبوت کا سودا سمایا۔ حج سے براستہ شام، عراق، ایران، بلوچستان واپس آیا۔ دوران سفر اعلان نبوت کے لئے مناسب ماحول کا متلاشی رہا۔ جب اس کا گذر کیچ کے پسماندہ علاقہ سے ہوا تو ماحول کو سازگار پاکر تربت کے قریب ایک پہاڑی پر، جو اب کوہ مراد کے نام سے مشہور ہے قیام کیا۔ کچھ عرصہ بعد کافی معتقدین اور اثر رسوخ پیدا ہونے پر شہر تربت کے مغرب میں کہور (پنجابی میں جنڈ اور لاطینی میں PROSOPIS) کے ایک پرانے درخت کی کھوہ میں ایک کتاب لکھ کر رکھ دی اور مشہور کیا کہ الہام کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ اس پر کتاب نازل ہوئی ہے اور فلاں جگہ محفوظ ہے۔ معتقدین کو ساتھ لے جاکر وہ کتاب برآمد کی۔ نبی اور مہدی آخرالزمان ہونے کا دعویٰ کیا۔ اپنی کتاب اور مذہب کا نام 'داعی' رکھا جو بگڑ کر 'ذاہی' ہوگیا۔

ذکریوں کا دعویٰ ہے کہ یہ کتاب ان کے بڑے ملائی کے پاس موجود ہے مگر کسی کو دکھاتے نہیں ہیں۔ ان کے قدیم مذہبی رہنماؤں کے قلمی نوشتوں میں اس کا نام 'برہان'، 'برہان التاویل' اور 'کنز الاسرار' بھی لکھا ہے۔ یہ فارسی نثر اور قطعات پر مشتمل بتائی جاتی ہے۔ بعدازاں اپنے مریدین خاص کے ذریعہ پانی اور دودھ سے پُر دو مشکیزے زمین میں دفن کروادے اور لوگوں کے سامنے نیزہ مارکر زمین سے پانی اور دودھ کے چشمے نکالنے کا معجزہ دکھلایا۔ اب اس کی جگہ ملا مراد کا بنایا ہوا کنواں ہے جس کو شیریں دوکرم کہتے ہیں۔ اپنے مریدین کو بتایا کہ اس کتاب کے ذریعہ شریعت محمدی کو منسوخ کردیا گیا ہے۔ آج سے

کلمہ یہ ہے: "لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ"۔ نماز معاف کر دی گئی ہے۔ اس کی جگہ ذکر رکھا گیا ہے جس کی مناسبت سے یہ لوگ ذکری کہلاتے ہیں۔ رمضان کے روزوں کی بجائے ذی الحجہ کے پہلے آٹھ دن کے روزے ہیں۔ زکوٰۃ کے بجائے عُشر یعنی آمدنی کا دسواں حصہ اللہ کی راہ میں دیا جائے اور حج آئندہ سے اسی پہاڑی پر ہوا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے مذہب سے تکلیفیں دور کر دی ہیں۔ اور آسانیاں بہم پہنچائی ہیں۔ اب شریعت محمدی پر ایمان رکھنا کفر ہے۔ اور شریعت مہدی کا اتباع فرض ہو گیا ہے۔ قریب دس سال کے بعد جب یہ کاروبار چلنا کچھ مشکل نظر آیا تو ایک رات کو اپنی چادر زمین میں دفن کر کے روپوش ہو گیا۔ غالباً اپنے وطن واپس چلا گیا۔ چادر کا ایک کونہ زمین سے باہر رکھا تھا۔ مریدین خاص نے مشہور کیا کہ نور تھا نور میں جا ملا۔ زمین میں غوطہ زن ہو کر آسمان پہ پہنچ گیا۔ اب عرش پر اللہ تعالیٰ کے روبرو کرسی نشین ہے۔ اپنی امت کی نگرانی اور وکالت کرتا ہے اپنے کسی امتی کو دوزخ میں نہیں جانے دے گا۔

مریدین خاص میں سے کچکی سردار ملا مراد خلیفہ ہوا۔ اُس نے اس مذہب کو بڑا فروغ دیا۔ اس نے ذکر و مناسک اور دیگر مذہبی شعائر و رسوم کا تعین کیا۔ کوہِ مراد کعبہ کا ہم پایہ مقام محمود المعمور۔ تربت کہور مہبطِ الہام۔ ہزنی کاریز زمزم اور گُل ۶ ڈن عرفات قرار پائے۔ ملا مراد کے بیٹے ملک دینار نے سارے مکران میں بہ جبر اس مذہب کو پھیلایا۔

ذکری مذہب کی کہانی ذکریوں کی زبانی اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے محمد مہدی کو پیدا کیا۔ اور مہدی کے نور سے ساری کائنات کو پیدا کیا۔ تمام انبیاء۔ اولیاء۔ دنیا کی دیگر جلیل القدر ہستیوں اور مقاماتِ مقدسہ نے مہدی کے نور ہی سے فیض خصوصی پایا ہے۔ نوح کو طوفان سے۔ ابراہیم کو آتشِ نمرود سے۔ موسیٰ کو غرقابی سے نورِ مہدی نے نجات دلوائی۔ عیسیٰ اسی کے نور سے مردوں کو جلایا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مہدی کو کائنات کی سیر روحانی کرائی۔ جب آسمانوں پر گذر ہوا تو فرشتے اس کے نور کا جلوہ دیکھ کر ستر ہزار برس تک بے ہوش پڑے رہے۔ ہوش آنے پر اللہ تعالیٰ سے پوچھا یہ کیسا نور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ مہدی کا نور ہے۔ اس کو میں نے اپنے نور سے پیدا کیا ہے۔ جو میں ہوں وہی یہ ہے۔ جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل اور عزرائیل کو خصوصی زیارت کرائی گئی۔ اور وہ مقرب بارگاہ ایزدی ہوتے۔ آسمان پر لوحِ محفوظ میں تمام آسمانی صحائف کو ان کے نزول سے قبل دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت دی کہ اپنے صحیفہ کے لئے انتخاب کر لو۔ مہدی نے دیگر کتب سماوی سے چار مسائل نکالے اور قرآن کے چالیس اجزاء میں سے دس انتخاب کر لئے جو رموزِ خداوندی پر مشتمل تھے۔ اس مجموعہ کا نام "برہان" یا "کنز الاسرار" ہے۔ یہی وقت پر مہدی کے لئے تربت کہور پہ نازل ہوا۔ قرآن کے باقی تیس اجزا جو ظاہری احکام پر مشتمل تھے احمد عربی پہ نازل ہوئے۔ مہدی نے کہا ہے ؎

من ز قرآں مغز را برداشتم ۔۔۔ استخواں پیشِ سگاں بگذاشتم

محمد مہدی کا جسمانی ظہور ۹۷۷ ہجری میں نواحِ اٹک میں ایک اونچی پہاڑی پہ ہوا۔ قرآن کا مہدیِ منتظر آ گیا۔ کوئی دوسرا مہدی اب نہیں آئے گا۔ مہدی نے ظہور کے بعد سیرِ جہانی شروع کر دی۔ ۳۳ سال تک مختلف ممالک کی سیر کی۔ عوام پر خود

اپنا راز آشکارا نہ کیا۔ جو لوگ اپنی بصیرت سے پہچانتے گئے سب ہوتے گئے۔ جن لوگوں نے ہدایت قبول کی وہ مومن قرار پاتے اور مہدی کے امتی ہوگئے۔ سب سے پہلے سید محمد جونپوری نے پہچانا اور ایمان لایا۔ اس کو امین پایا اور چند حقائق سپرد کر دیتے۔ اور ہدایت کی کہ سوائے اہلِ ایمان کے ان کو سب سے پوشیدہ رکھنا۔

تیس سال کے بعد تاشقند سے گذر ہوا وہاں سے ایک لڑکا ابوسعید نامی ایمان لاکر ساتھ ہولیا۔ قصر قند میں میر عبداللہ جنگی اور ملّا شہداد ایمان لائے۔ گوادر کے قریب پہاڑ پر چلّہ کیا۔ وہ اب تک جبلِ مہدی کہلاتا ہے۔ ۳۳ سال کے بعد کیچ میں پہنچا۔ تربت کے قریب اس پہاڑ پر جس کا نام اب کوہ مراد ہے۔ اپنے رفقاء کے ساتھ قیام کیا۔ سات یا دس سال ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا۔ اس دوران ہزارہا انسانوں نے بیعت کی۔ حاکم سرباز۔ حاکم کیچ۔ حاکم پنجگور اور ملّا مراد گچکی بھی ایمان لائے۔ ملّا مراد کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور ایک دن آدھی رات کو جب کہ سب سو رہے تھے زیر زمین غوطہ لگا کر غائب ہوگیا۔ نشانی کے لئے اپنی چادر کا ایک کونہ زمین سے باہر چھوڑ دیا۔ نور تھا نور سے جا ملا۔ اب اپنے مقام پر اللہ تعالیٰ کے روبرو عرش پر کرسی نشین ہے اپنی امت کی نگرانی اور وکالت کرتا ہے۔ اپنے کسی امتی کو دوزخ میں نہ جانے دے گا۔

ملّا مراد اور اس کے بیٹے ملک دینار نے مذہب کی بڑی خدمت کی اور دور دراز علاقوں تک پھیلایا۔ بعض ذکری یہ کہتے ہیں کہ غوطہ لگاتے وقت صرف ابوسعید جاگ رہا تھا۔ اس کو کچھ امانت سپرد کر گئے۔ اس نے کیچ میں حکومت قائم کر لی۔ اس کے بعد سید سراج الدین (چراغ اللہ داد) کیچی نے ذکری فرقہ کا انتظام سنبھالا، طریقۂ ذکر سکھایا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے ملّا عیسیٰ اور ملّا موسیٰ اور نواسہ ابوبکر فرقہ کی ہدایت کرتے رہے۔ بعد کو ملّا مراد گچکی خلیفہ ہوا۔ اس نے کوہِ مراد کو دین کا مرکز بنایا۔

ذکریوں کے عقائد۔ مناسک۔ شعائر و رسوم

۱۔ ذکریوں کا عقیدۂ مہدی | محمد مہدی اٹکی (اتکی، عتقی) داعی الی اللہ ہے، مہدی ہے، رسول ہے۔ نبی آخر الزمان ہے۔ ختم الرسل، ختم الولایت ہے۔ خدا کا امین ہے۔ خلیفۃ الرحمان ہے۔ صاحب کتاب ہے۔ کامل العلم و کامل العقل ہے نور مجسم ہے۔ زندہ جاوید ہے۔ مکان و زمان سے پاک ہے۔ اس کے نہ ماں ہے نہ باپ۔ نہ بیوی ہے نہ اولاد۔ مرشدِ خلق ہے ہادیٔ برحق جن و انس۔ حیوانات، نباتات و جمادات ہے۔ اس کے آنے کی بشارت تمام کتبِ سماوی نے دی ہے۔ حدیثیں ہیں ہے۔ وہ وجہِ تخلیق کائنات ہے۔ حدیثِ قدسی "لولاک لما......" مہدی کی شان میں ہے۔ خدا مہدی کا عاشق ہے اور مہدی اس کا معشوق، معشوق کا رتبہ کلیم سے بلند ہے۔ وہ سب انبیاء سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مہدی پر ایمان لانے کے لئے تمام انبیاء سے اقرار کرایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے جنّت مہدی کے سپرد کر دی ہے جس کو چاہے دے اور مہدی نے یہ اختیار اپنے خلفاء کے سپرد کر دیا ہے۔ مہدی نے ارکانِ اسلام اور شریعت احمدی (محمدی) کو منسوخ کر دیا اور شریعتِ مہدی کا اجرا کیا جو تا قیامت برقرار رہے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کرنے کے لئے زمین سے مشتِ خاک لی تو اس سے وعدہ کیا کہ وہ مہدی کو زمین پر اتارے گا

مہدی کا منکر، اس کو جھوٹا کہنے والا اور اس پر شک کرنے والا کافر ہے۔ نماز روزہ اور دیگر عبادات اس کو دوزخ سے نہیں بچا سکتیں مہدی کا نافرمان ازلی بدبخت ہے۔ وہ تاویلِ قرآن ہے۔ اس نے لوحِ محفوظ کی تحریر کے مطابق تاویل کی ہے اور اسی کے مطابق دعوت دی ہے۔ محشر میں وہ صاحب لواء ہوگا۔ وہ شافع محشر ہے۔

۲۔ رسالت محمدی جن کو مسلمان محمد مصطفےٰ کہتے ہیں ان کا اصل نام احمد ہے محمد نہیں ہے۔ اور نبیوں کی طرح وہ بھی ایک نبی ہیں۔ ان پر صرف اجمالی ایمان ضروری ہے۔ وہ خاتم الانبیاء اور ختم المرسلین نہیں ہیں۔ قرآن احمد عربی پر نازل نہیں ہوا۔ بلکہ احمد کے واسطے سے محمد مہدی پر نازل ہوا۔ احمد کی شریعت محمد مہدی نے منسوخ کر دی اب شریعت احمدی کو ماننا کفر ہے اور شریعت محمد مہدی کا اتباع فرض ہے۔ قرآن میں جہاں کہیں محمد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد محمد مہدی ہے۔

۳۔ معراج احمد مصطفیٰ نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن اپنے اصحاب کے اجتماع میں کہا کہ "میں محمد اور خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔" عائشہ کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ بغیر وحی کے آپ نے ایسا کیوں کہا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ کیونکہ روزِ ازل ہی اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما چکا تھا کہ نورِ اولین و آخرین و نبی آخر الزمان محمد مہدی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا کہ جا کر احمد کو لے آؤ تاکہ وہ یہاں آکر خود میرے محبوب محمد مہدی کو دیکھ لے اور سمجھ لے کہ میرا محبوب اور خاتم النبیین محمد مہدی ہے۔ جبریل نے احمد مصطفیٰ کو پیغام پہنچایا اور ساتھ لے کر چلے۔ جب فلک اول پر پہنچے تو دروازہ مقفل تھا اور فرشتہ کلکائیل اس کی حفاظت پر مامور تھا۔ اس کی ہدایت پر احمد نے بڑی عاجزی سے یہ دعا پڑھی۔

"او پیر ما مریدیم، او پدر ما فرزندیم، ما ایمان آوردہ ایم بر لا الٰہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ و مہدی مراد اللہ و محبوب اللہ و نور اللہ و عزیز اللہ و رحیم اللہ و فضل اللہ و سعد اللہ و شہید اللہ و حقوق اللہ، نورٌ علیٰ کل خلق اللہ و داعیاً الی اللہ باذنہٖ سراجاً منیراً" یہ دعا پڑھتے ہی دروازہ کھل گیا۔ پھر اور دعائیں بتائیں جن کو پڑھنے سے ہر آسمان کے دروازے کھلتے اور آپ گذرتے چلے گئے۔ آخر درخت سدرہ کے نیچے پہنچے۔ اسی قسم کی ایک طویل دعا بہت جزع اور فزع سے پڑھنے کے بعد حاملانِ عرش نے درخت کے اوپر پائے عرش تک پہنچا دیا۔ احمد نے دیکھا کہ عرش پر اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نہایت حسین نورانی چہرے والا، دراز قد اور دراز دست، باوقار شخص کرسی نشین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے احمد سے کلام کیا۔

"اے احمد تو نے اپنے صحابہ کی مجلس میں خود کو محمد اور خاتم النبیین کہا۔ حالاں کہ محمد اور خاتم النبیین، نورِ اولین و آخرین مہدی ہے۔ اور وہ یہ میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ اس میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کرتا۔ اس سے ہدایت اور علم شریعت حاصل کرو۔"

جب احمد محمد مہدی کی طرف متوجہ ہوا تو مہدی نے کہا۔ "میں باپ، تو میرا بیٹا" "میں تجھے اس بات پر نصیحت کرتا ہوں جو تو نے اپنے اصحاب کی مجلس میں کہی۔ تیرا نام احمد ہے یا محمد؟ احمد نے جواب دیا۔" مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میرا نام احمد ہے، محمد اور خاتم النبیین تو ہے۔" پھر مہدی نے بہت سی ہدایات دیں۔ دنیا میں واپس آکر احمد نے اپنے صحابہ کو نصیحت کی کہ مہدی کا انکار نہ کرنا۔ وہی محمد خاتم النبیین نورِ اولین و آخرین ہے، میرے بعد دنیا میں آئے گا۔ مہدی کے امتیوں کے ساتھ بغض نہ رکھنا۔ ان کا مال

نہ کھانا اور ان کو قتل نہ کرنا" (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد)

۴۔ قرآن | احمد مصطفے نزول قرآن کا صرف واسطہ تھے۔ وہ نازل محمد مہدی کے لئے ہوا تھا۔ لہذا اس کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو مہدی سے منقول ہو کیونکہ مہدی نے قرآن کی تاویل لوح محفوظ کی تحریر کے مطابق کی ہے۔ سیر آسمانی کے دوران مہدی نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اپنی کتاب کے لئے چار مسئلے توریت، زبور اور انجیل سے نکالے۔ اور قرآن شریف سے جو چالیس اجزاء پر مشتمل تھا۔ دس اجزاء منتخب کئے۔ یہ اسرار خداوندی اور مغز قرآن تھے۔ یہی مجموعہ وقت آنے پر برہان کے نام سے برّکھو ر پہ محمد مہدی کے لئے اتارا گیا۔ مہدی کہتا ہے ۔

من ز قرآن مغز را بر داشتم　　استخواں پیش سگاں بگذاشتم

یعنی باقی تیس سپیارے ہڈیاں ہیں اور مسلمان کتے۔

ذکری ملائیوں نے اپنے عقائد قرآن شریف سے ثابت کرنے کے لئے بہت بھونڈے پن سے قرآنی الفاظ اور آیات میں معنوی تحریف کی ہے جس کی چند مثالیں درج کی جاتی ہیں :۔

۱۔ قرآن میں جہاں کہیں محمد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد محمد مہدی ہے۔

۲۔ اسی طرح سے جہاں کہیں ذکر کا لفظ آیا ہے اس سے مراد ذکریوں کا وہ مخصوص ذکر ہے جو وہ نماز کے بجائے کرتے ہیں۔

۳۔ الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر۔ اس آیت میں نماز کی چند خوبیاں ضرور بتائی گئی ہیں لیکن ذکر کو نماز سے کہیں برتر و افضل بتایا گیا ہے۔ نماز تو چھوٹی سی چیز ہے۔ ذکر اس سے بہت بڑی چیز ہے۔

۴۔ لاتقربوا الصلوٰۃ (نساء ۴۳) اس آیت میں نماز پڑھنا تو درکنار اس کے قریب تک جانے کو منع کیا گیا ہے۔

۵۔ أقم الصلوۃ لذکری (طٰہٰ ۱۴) اس آیت میں صاف اور صریح حکم ہے کہ میرا ذکر کرنے کے لئے صلوٰۃ قائم کرو۔ یہ ہمارا ذکر ہی تو صلوٰۃ ہے نہ کہ وہ نماز جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ اس کا طریقہ قرآن میں کہیں نہیں مذکور ہے۔ احمد مصطفےٰ نے یہ طریقہ بتایا تھا اب مہدی نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

۶۔ ثم ان علینا بیانہ (قیامت۔ ۱۹) پھر اس کی (قرآن کی) تشریح کرنا ہمارا (ذکریوں) کا کام ہے۔

۷۔ فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون (نحل۔ ۴۳) اس آیت میں بالکل صاف حکم ہے کہ جو بات تم نہیں سمجھتے ذکریوں سے پوچھو۔

۸۔ یاایھا النبی انا ارسلنک شاہداً و مبشراً و نذیراً ۵ وداعیاً الی اللہ باذنہ سراجاً منیرا ۵ (احزاب ۴۵-۴۶)

۹۔ افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ و یتلوہ شاہدٌ منہ (ہود۔ ۱۷) یہ دونوں آیتیں محمد مہدی کی شان میں ہیں۔

۱۰۔ حتیٰ تاتیھم البینۃ (بینۃ۔ ۱) یہاں "بینۃ" مہدی ہے۔ اور اگلی آیت میں کتبٌ قیمۃ سے مراد وہ دس اجزائے قرآن ہیں جو مہدی پر نازل ہوئے۔

۱۱۔ واصطنعتک لنفسی (طٰہٰ ۔ ۴۱) میں نے تجھ کو یعنی مہدی کو اپنے لئے منتخب کر لیا۔ اگلی آیت میں ولا تنیا فی ذکری کہہ کر

موسیٰ اور ہارون دونوں کو تاکید کی گئی ہے کہ اللہ کے ذکر میں سستی نہ کریں۔ ثابت ہے کہ ذکر کی تعلیم تمام انبیاء کو دی گئی۔

۱۲۔ قُل لوکان البحرُ مداداً لکلمٰتِ ربّی ..... (کہف - ۱۰۹) اس آیت میں احمد کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو محمد مہدی کے علم کی وسعت کے بارے میں آگاہ کردیں۔

۵۔ کلمہ طیّبہ | پہلے نبی حضرت آدم تھے ان کا کلمہ لاالٰہ الااللہ آدم صفی اللہ تھا۔ انبیاء آتے رہے اپنے کلمے لاتے رہے اور وہ ان کے ساتھ ہی جاتے رہے۔ احمد مصطفٰے نے محمد مہدی کا ہی کلمہ پڑھا۔ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ، مہدی ہی تو محمد ہے مہدی آیا تو کلمے کی اور وضاحت ہوگئی۔ لاالٰہ الااللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ۔ اب قیامت تک یہی کلمہ رہے گا۔ جو اس کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ تمام انبیا کو اس کلمہ کی تلقین کی گئی۔ احمد مصطفٰے کو معراج میں یہی کلمہ پڑھایا گیا۔ بہشت کے دروازے پر یہی کلمہ لکھا ہے۔ ساتویں آسمان پر ایک پرندے کے اوپر بھی یہی کلمہ لکھا ہوا ہے۔ مہدی کے امتی جب یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کے گناہ اگر پہاڑ کے برابر بھی ہوں تو نورِ پاک کی برکت سے وہ ان سے پاک ہو جاتے ہیں۔ جو اس کلمہ کا دشمن ہے اس کی جگہ اسفل السافلین ہے۔

ذکریوں کا ایک دوسرا کلمہ بھی ہے جو ذکر میں پڑھا جاتا ہے۔ لاالٰہ الااللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ، مراد اللہ صادق الوعد الامین۔

۶۔ ایمانِ مجمل | ذکریوں کا مجمل ایمان اس کلمہ پر ہے۔ اللّٰہ الٰہنا محمد نبیّنا القرآن والمہدی امامنا آمنّا وصدّقنا۔ یہاں بھی محمد سے مراد محمد مہدی ہی ہے۔

۷۔ نجاست و طہارت | ذکری مذہب میں نجاست و طہارت کے طریقے کوئی نہیں۔ استدلال دلچسپ ہیں۔

وضو کے معنی پر غور کرو۔ وہ پانی سے دھو لینے سے حاصل نہیں ہوتا۔ اصل وضو باطل سے پرہیز ہے۔ تقویٰ کی راہ میں قدم اٹھا تو وضو قائم ہوگیا۔ پانی کی حاجت نہیں۔ توبہ و استغفار کرنا دل جسم اور روح کو باطل سے دھونا ہے۔ اور ذکرِ الٰہی میں استغراق خدا کے دریائے رحمت میں غرق ہونا ہے۔ اس طرح جسم ظاہر پلیدی سے اور روح گناہوں سے پاک ہو جاتی ہے۔ پانی کی کیا ضرورت ہے یہی وضو ہے اور یہی غسل۔

جماع یا احتلام کے بعد غسل فرض نہیں ہوتا۔ صرف مقامِ مخصوصہ کو دھو لینا یا صاف کر لینا کافی ہے۔ فعل صرف اعضائے جنسی سے سرزد ہوتا ہے۔ وہی پلید ہوتے ہیں، باقی جسم کی کیا خطا ہے۔ وہ کیسے نجس ہوگیا کہ اس کو دھویا جائے۔

پیشاب پاخانہ سے صرف شلوار نجس ہو سکتی ہے تو اس کو عبادت کے وقت اتار دیا جائے۔ ذکریوں کی کمر میں ڈوری بندھی رہتی ہے اور ذکر خانوں میں قریب آدھ گز کے کپڑے کے ٹکڑے پڑے رہتے ہیں۔ ذکر کے وقت شلوار اتار کر رومال کمر کی ڈوری میں آگے پیچھے گھرس کر حلقہ میں دو زانو بیٹھ جاتے ہیں۔

حیض و نفاس ایسی نجاستیں ہیں جو دھونے سے بھی پاک نہیں ہوتیں لہٰذا عورتیں ذکر اور طواف کے وقت شلوار اتار دیتی

ہیں۔ ان کو رومال سے ستر پوشی کی بھی ضرورت نہیں لمبا کُرتہ کافی ہے۔

۸۔ نماز نماز کی فرضیت ختم ہوگئی۔ اس کا قائم مقام ذکر ہے۔ نماز پنجگانہ۔ جمعہ و عیدین پڑھنا خطا ہے پڑھنے والا گمراہ، بے دین اور کافر ہے۔ قرآن شریف میں صلوٰۃ کئی معنوں میں آیا ہے۔ 'اقیموا الصلوٰۃ' میں رحمت و احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ 'لا تقربوا الصلوٰۃ' میں اس نماز کے پاس تک نہ جانے کا حکم دیا گیا ہے جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ 'اقم الصلوٰۃ لذکری' میں صاف صاف حکم دیا گیا ہے کہ ذکر ہی صلوٰۃ ہے اسی کو قائم کرو۔ مسلمان جس طرح نماز پڑھتے ہیں اس کا طریقہ قرآن شریف میں کہیں نہیں بتایا گیا۔ احمد مصطفےٰ نے بنایا تھا اب اس کی شریعت محمد مہدی نے منسوخ کر دی اور نماز کے بجائے ذکر کرنے کا طریقہ بتا دیا۔

نمازی کا منہ کالا ان کا تکیہ کلام ہے۔ نماز پڑھنے والے کو تمسخراً "کین تول" یعنی چونڑ اچکانے والا۔ احمق و بے شرم کو کہتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں خود کو "چمروک" روشن دیدہ یعنی صاحب نظر اور روشن ضمیر کہتے ہیں۔

ذکر: ہر بالغ ذکری مرد عورت پر ذکر فرض ہے (بحکم اقم الصلوٰۃ لذکری) ذکر کے کئی اقسام اور اوقات ہیں۔ ذکر خفی خاموشی سے دل میں کیا جاتا ہے۔ (بحکم واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخیفۃً ودون الجہر من القول۔ انفال ۲۰۵) ذکر جلی بآواز بلند کیا جاتا ہے۔ ذکر خفی انفرادی ہوتا ہے۔ اور کسی جگہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ذکر جلی اجتماعی ہے۔ حلقہ باندھ کر ذکر خانہ میں کیا جاتا ہے (بحکم فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ ۔ نور ۳۶) قبلہ رو ہونا ضروری نہیں (بحکم فاینما تولوا فثم وجہ اللہ بقرہ - ۱۱)

ذکر خانہ مربع یا مستطیل شکل کا بے محراب کا کمرہ ہوتا ہے۔ جس کا دروازہ کسی سمت میں بھی ہو سکتا ہے۔ امتیاز کے لئے دروازے پر یا کونوں پر چھوٹے چھوٹے مینار بھی بنا دیتے ہیں۔ عورتوں اور مردوں کے ذکر خانے الگ ہوتے ہیں۔ دیہاتوں میں کوئی جھگی اور خانہ بدوش کوئی خیمہ ہی ذکر خانہ کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں۔ بلوچی زبان میں "خ" نہیں ہوتی لہذا ذکر خانہ کو ذکرانہ یا ذگرانہ کہتے ہیں۔

ذکر کے چھ اوقات ہیں:-

۱۔ ذکر فجر۔ وقت صبح صادق سے قبل۔ یہ ذکر خفی ہے ۵ امرتبہ تسبیح لا الہ الا اللہ پڑھی جاتی ہے۔

۲۔ ذکر گوربام۔ وقت قریب طلوع آفتاب۔ یہ ذکر جلی ہے تسبیح لا یہ جوا پڑھ کر ایک طویل سجدہ کیا جاتا ہے۔ پھر لا الہ الا اللہ حسبی ربی اور جل اللہ کی تسبیحات پڑھ کر وقت طلوع آفتاب ایک اور سجدہ کیا جاتا ہے۔

۳۔ ذکر نیم روچ یا غروچ۔ وقت زوال آفتاب ذکر خفی ہے تسبیح لا یہ جوا کے علاوہ سب تسبیحات پڑھی جاتی ہیں سجدہ نہیں ہوتا۔

۴۔ ذکر روچ زرد۔ قبل غروب ذکر خفی ہے۔ یہ ذکر تسبیح لا یہ جوا پر ختم ہو جاتا ہے۔ آخر میں وقت غروب ایک سجدہ

ہوتا ہے۔

۵۔ ذکر سرشب۔ وقت عشا ر ذکر جلی ہے۔ یہ ذکر نیم روج کی طرح ہوتا ہے مگر جلی۔

۶۔ ذکر نیم ہنگم یا نیم شبی۔ وقت نیم شب ذکر خفی ہے مگر شب جمعہ کو جلی ہوتا ہے تسبیح لاالہ الااللہ کا ورد ہزار بار کیا جاتا ہے اور ہر سو مرتبہ کے بعد ایک سجدہ کیا جاتا ہے۔

ذکر میں ایک تسبیح یا چند تسبیحات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ہر تسبیح چند قرآنی آیات، دعاؤں اور زوائد پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر تسبیح کو اس کے ابتدائی فقرے موسوم کرتے ہیں۔

تسبیحات کے نام یہ ہیں:-

پہلی تسبیح	لاالہ الااللہ	اس میں ایک کلمہ ہے۔
دوسری تسبیح	حسبی ربی	اس میں تین کلمے ہیں۔
تیسری تسبیح	لا یرجوا	یہ گیارہ کلمات پر مشتمل ہے۔
چوتھی تسبیح	سبحان الذی	اس میں نو کلمات ہیں۔
پانچویں تسبیح	اللہ اللہ ... ھو	اس میں دس کلمات ہیں۔
چھٹی تسبیح	جل اللہ	اس میں ایک لمبا کلمہ ہے۔

ذکر میں نماز کی رکعات کی طرح دو سے بارہ تک تسبیحات ہوتی ہیں۔ ایک نام کی ایک سے زائد تسبیحات بھی ہیں۔ ذکر خفی کے لئے کسی نیت۔ جگہ۔ امام و اہتمام کی ضرورت نہیں ہے مگر ذکر جلی کا اہتمام ہوتا ہے۔

طریقہ ذکر جلی: ذکری حلقہ بنا کر ذکر خانہ میں دو زانو بیٹھتے ہیں ایک شخص امامت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ امام بہ آواز بلند ذکر کے کلمات پڑھتا ہے اور حلقہ بند ذکری آواز ملا کر اس کے الفاظ دہراتے ہیں۔

عوذ باللہ۔ بسم اللہ۔ الحمد شریف۔ قل ہو اللہ۔ قل اعوذ برب الناس۔ آمنت باللہ ذکریان پڑھ کر نیت کی جاتی ہے (بلوچی سے ترجمہ) نیت کرتا ہوں ذکر (تعداد ۲-۴-۶) تسبیح وقت (-----) بنام اللہ تعالیٰ، یاد کرتا ہوں پاک پروردگار کو یقین سے، پہچانتا ہوں محمد مہدی کے دین کو سر آنکھوں سے، عہد کرتا ہوں دل سے اور اقرار کرتا ہوں زبان سے، اللھم واحد لاالہ الااللہ الرحمن الرحیم فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولاتکفرون۔ بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین"

اللہ اکبر۔ اب ذکر شروع ہوتا ہے۔ نمونہ کے طور پر پہلی تسبیح لکھی جاتی ہے۔

لاالہ الااللہ۔ پندرہ مرتبہ

لاالہ الااللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ٥

ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا فانصرنا علی القوم الکافرین ٥

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃً و فی الاخرۃ حسنۃً وقنا عذاب النار ٥

آمین یا اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ہر تسبیح میں ذکری کلمہ ہوتا ہے۔ تسبیحات کے آخر میں کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے ہیں اور رکوع میں یہ پڑھتے ہیں:۔

ان الذین عند ربک لا یستکبرون من عبادتہ و یسبحون۔ استغفر اللہ الذین ۳ بار

پھر اللہ اکبر لہ یسجدون کہہ کر طویل سجدہ کرتے ہیں۔ حلقہ میں جس کا جس طرف رخ ہوتا ہے اسی طرف سجدہ کر لیتا ہے۔ سجدے میں یہ پڑھتے ہیں:۔

"سبحان ربی الاعلیٰ۔ سبحان ربی الاعلیٰ العلی العظیم۔ سبحان ربی الاعلیٰ عمّا یصفون۔ سبحان الملک المقصود۔ سبحان الملک الموجود۔ سبحان الملک المعبود۔ سبحان الملک الجبّار۔ سبحان الواحد القہار۔ سبحان العزیز الغفار۔"

سجدہ سے اٹھ کر ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں۔ اس کے بعد پہلے اپنی زبان میں اپنی مرضی کی دعا۔ پھر مقررہ طویل عربی و فارسی دعا پڑھتے ہیں۔ آخر میں سب نبیوں کے کلمے پڑھ کر ذکر ختم کر دیتے ہیں۔

۹۔ چوگان یا کشتی | یہ اجتماعی عبادت اور نفلی ذکر ہے۔ سب سے اہم چوگان ذی الحجہ کی شب نہم کو ہوتا ہے اس کے علاوہ ذی الحجہ کی پہلی دس شبوں میں۔ رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو۔ چاند کی تیرھویں۔ چودہویں اور پندرھویں شب کو، شب جمعہ کو۔ شادی۔ ختنہ۔ ولادت کے مواقع پر اور کسی منت کے پورا ہونے پر کیا جاتا ہے۔ دن کے وقت بھی ہوتا ہے۔ خصوصاً دس ذی الحجہ اور شادی۔ ختنہ وغیرہ کے مواقع پر۔ یہ ایک عام بلوچی رقص سے مشابہ ہے۔ مگر اس میں ڈھول نہیں بجایا جاتا۔ گھنٹہ دو گھنٹہ سے لے کر ساری رات یا سارے دن بھی جاری رہتا ہے۔ بڑی آبادیوں میں مردوں اور عورتوں کے چوگان الگ ہوتے ہیں چھوٹی جگہوں پر مخلوط ہوتے ہیں۔ مرد۔ عورت۔ جوان۔ بچے اور بوڑھے سب شریک ہوتے ہیں۔

پچاس ساٹھ لوگ حلقہ باندھ کر آگے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ درمیان میں ایک خوش آواز، آراستہ و پیراستہ عورت کھڑی ہوتی ہے۔ یہ امام چوگان ہوتی ہے اسے "سروگان" کہتے ہیں۔ اگر چوگان دیر تک جاری رہتا ہے تو ایک سے زائد سروگان ہوتی ہیں ایک آرام کرتی ہے تو دوسری فرائض انجام دیتی ہے۔ پہلے سروگان ترنم سے بلوچی زبان میں ایک بول پڑھتی ہے پھر حلقہ بند ذکری آواز ملا کر دوسرا جوابی بول پڑھتے ہیں۔ اور رقص کرتے جاتے ہیں۔ باری باری ایک طرف کا بازو اور دوسری طرف کا پیر اٹھاتے ہیں اور دائرے میں بھی حرکت کرتے جاتے ہیں۔ کل ۳۵ بول اور ان کے جواب ہیں۔ سب بول ختم ہو جانے کے بعد حلقہ منتشر ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حاضرین میں سے لوگ اٹھ کر دوسرا حلقہ باندھتے ہیں، اسی طرح سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ حاضرین اور حلقہ بند لوگوں کے چہروں پر عبادت کرنے والوں کی سی سنجیدگی محسوس نہیں ہوتی۔ رقص کا سا ہی ماحول ہوتا ہے۔

عورت جو بول پڑھتی ہے اسے "پربندگ" کہتے ہیں اور دوسرے بولوں کو "جواب" کہتے ہیں۔ نمونہ کے لئے چند بول درج

کیے جاتے ہیں۔ بول اپنے وزن کی طوالت کے اعتبار سے دوچاپی، سہ چاپی یا چہار چاپی کہلاتے ہیں۔ یعنی ایک بول ادا کرنے میں کتنی مرتبہ قدم رکھنا اٹھانا پڑتا ہے۔

پربندگ جو سردگان بولتی ہے	جواب جو حلقہ بند ذکری آواز ملا کر بولتے ہیں
کے وابنت او کے آگہ	بندہ واب خدا آگہ
(کون سوتا ہے اور کون جاگتا ہے)	(بندہ سوتا ہے، خدا جاگتا ہے)
کوہ ءِ مرادءَ گنجے در تلگ	اژ برکت ءِ مہدی چراگ ءَ
(کوہِ مراد پہ خزانہ نکلا ہے)	(مہدی کی برکت سے چراغاں ہے)
یادءِ ہادی یاد کناں	یادءِ قلندر یا نورِ پاک
(ہادی کو یاد کرتا ہوں)	(فقیر کی صدا ہے یا نورِ پاک)
ہادیا	مہدیا
(ہادی کون ہے)	(مہدی کون ہے)

۱۰- روزہ ماہِ رمضان المبارک کے روزے محمد مہدی نے منسوخ کردیے ہیں۔ ان کی فرضیت ختم ہوچکی ہے ان کی بجائے ماہ ذی الحجہ کے ابتدائی آٹھ روزے فرض ہیں۔ کچھ نفل روزے ہیں۔ دوشنبہ کا روزہ، ایامِ بیض یعنی چاند کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کا روزہ۔ روزہ چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے۔ عشا کے وقت شروع ہوتا ہے اور اسی وقت دوسرے دن افطار ہوتا ہے۔

۱۱- زکوٰۃ محمد مہدی نے زکوٰۃ کی اسلامی شرح منسوخ کردی ہے اس کے بجائے عُشر مقرر کیا ہے۔ ہر طرح کی آمدنی پر دسواں حصہ واجب الادا ہوتا ہے۔ جس کو وہ "یک" اور "پنڈگ" بھی کہتے ہیں۔ زکوٰۃ ان کے ملّائی وصول کرتے ہیں اور اپنے نجی مصارف میں لاتے ہیں اسی وجہ سے شرح بڑھا کر مقرر کی ہوئی ہے۔

زکوٰۃ کے کچھ شرمناک مسائل بھی ہیں جن کو یہ پوشیدہ رکھتے ہیں تعلیم کے ساتھ ان پر عمل تو کم ہوتا جا رہا ہے لیکن عقیدتاً مانتے ہیں یعنی عورت کو اپنے جسم کی زکوٰۃ نکالنا ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت کو نکاح کے بعد شبِ زفاف کو ملائی کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے وہ اس سے صحبت کرکے اس کو زکیہ اور محصنہ بنا دیتا ہے۔ عقیدہ یہ ہے کہ اگر عورت نکاح سے قبل زنا کی مرتکب ہوچکی ہے تو اس طرح زکوٰۃ ادا کرکے گناہ سے پاک زکیہ بن جاتی ہے اور اگر باکرہ ہے تو زکوٰۃ نکالنے کے بعد ساری عمر پاک باز رہے گی۔ اور زنا بالجبر سے محفوظ ہوکر محصنہ بن جائے گی۔ زنِ بیوہ سے ہر شخص زکوٰۃ نکال سکتا ہے اس کے لیے حکم ہے کہ اگر کوئی ہم مذہب خواہش جماع کرے تو انکار نہ کرے یہی اس کی زکوٰۃ ہے۔ توجیہ میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون (آل عمران ۹۲) (خیر حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ اپنی عزیز چیزوں میں سے اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرو) عورت خصوصاً بیوہ عورت کے پاس مال ہوتا نہیں۔ جہاد پر جا نہیں سکتی۔ لہذا اپنی عزیز شرمگاہ اللہ واسطے

ضرورت مند کو استعمال کر لینے دے یہی اس کی زکوٰۃ ہے۔

زکوٰۃ وصدقات کی بڑی بڑی رقوم کے عوض ملّائی جنّت کی زمین بھی فروخت کرتے ہیں۔

۱۲۔ حج بیت اللہ حج کعبہ مہدی نے منسوخ کر دیا اور اپنی امت کی آسانی کے لئے کوہِ مراد کا حج مقرر کیا ہے۔ اب اس کو زیارت کہتے ہیں۔ مگر اس زیارت کی حیثیت اب بھی حج کی سی ہے۔ شروع سے اس زیارت کو ذکری حج ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ لیکن اب احتیاطاً زیارت کہنے لگے ہیں۔ ناخواندہ ذکریوں کی اکثریت اب بھی حج ہی کہتی ہے۔ حج بیت اللہ سے متعلق بہت سے شعائر اور متبرک مقامات کے متوازی ناموں کا تعین کوہِ مراد اور اس کے مضافات میں کر دیا گیا ہے۔

شہر تربت کے جنوب میں پسنی جانے والی سڑک کے کنارے قریب ڈہائی میل کے فاصلہ پہ ایک چھوٹی سی بے آب وگیاہ پہاڑی ہے جس کو اب قریب چار فٹ اونچی دیوار سے گھیر دیا گیا ہے یہ ہے ذکریوں کا حرم۔ ان کا عقیدہ ہے کہ یہاں مہدی نے حیات یا ۱۰ سال قیام کیا تھا۔ مہدی کے انوار وتجلیات کا مطلع ہے۔ خانہ کعبہ کا قائم مقام ہے یہ کوہ مراد ہے یعنی مرادیں برلانے والا پہاڑ۔ یہی مقام محمود المعمور ہے۔ کوہ مراد کے دامن میں ایک میدان ہے جس کو "گُل وڈن" کہتے ہیں یہ عرفات ہے پہلے یہاں ۹ ذی الحجہ کو مجلس ذکر منعقد کر کے وقوفِ عرفہ منایا کرتے تھے اور ۱۰ ذی الحجہ کو کوہ مراد پہ طواف ہوا کرتا تھا۔ مگر اب احتیاطاً ۲۷ رمضان المبارک کی زیارت کی تشہیر کی جاتی ہے۔ کوہ مراد کے مغربی ڈھال پہ ایک چھوٹے سے گڑھے میں بارش کا پانی بھر جاتا ہے اس کے کنارے ایک کنگ (سیپی) رکھی رہتی ہے۔ زائرین سیپی بھر پانی پیتے ہیں یہ کوثر ہے۔ کوہ مراد کے شمال میں ایک جگہ کا درخت ہے جو املی سے مشابہ ہے اس پر پھل بھی لگتے ہیں جو کھائے جاتے ہیں یہ شجرِ طوبیٰ ہے۔ کوہ مراد کے مغرب میں ایک پہاڑی پہ ایک غار ہے کہتے ہیں یہاں مہدی نے چلّہ کیا تھا۔ یہ غارِ حرا کا قائم مقام ہے۔ ایام حج میں یہاں حلقۂ ذکر منعقد ہوتا ہے۔ تربت کے قریب ایک کاریز ہے اس کا نام "ہرّئی" ہے۔ اب خشک ہو چکی ہے اس میں ایک کنواں کھودا گیا ہے اس کو "شیریں دو کُرم" کہتے ہیں۔ یہاں مہدی نے معجزہ سے پانی نکالا تھا۔ یہ زمزم کا بدل ہے۔ کوہ مراد کے جنوب مغرب میں ایک اور گڑھا ہے جس میں بارش کا پانی بھر جاتا ہے۔ نیچے سے بلبلے اٹھ کر سطح آب پہ جھاگ سا بن جاتا ہے اس کو "گچ ءِ آپ" (جھاگدار پانی) کہتے ہیں۔ اس کو متبرک سمجھ کر پیتے ہیں۔ ایک دشوار گذار چٹان پہ ایک خط بنایا ہوا ہے۔ جو اس خط کو عبور کرے وہ قیامت میں پُل صراط عبور کر لے گا۔

عورتیں شلوار اتار کر صرف کُرتے میں ملبوس طواف کرتی ہیں۔ عقیدہ یہ ہے کہ حیض ونفاس ایسی پلیدی ہے جو دھونے سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ لہٰذا عبادت کے وقت شلوار نہیں پہنی جا سکتی۔ حج کے ایک رکن میں عورتیں اور مرد چاروں ہاتھ پیروں پر کچھ دور چلتے ہیں اس سے ستر پوشی وعریانی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

طواف کا طریقہ کوہ مراد کے دامن میں قطار باندھ کر مطوّفوں کی سرکردگی میں طواف شروع ہوتا ہے۔ طواف کی نیت۔ " صدق بنداں، اردگرد اں پیر لا " مرد اور عورتیں اجتماعی طور پر پہاڑی کے تین چکر لگاتے ہیں اور یہ دعا

پڑھتے جاتے ہیں:-

"بسم اللہ نور محمد مہدی۔ بسم اللہ حق جہانی قطب ربانی۔ السلام نور اولین و آخرین۔ السلام اے محبوب سبحانی۔ السلام کوہ مبارک حقانی آستانہ۔ حکم آسمانی گرداں یا قطب ربانی از طفیل مہدی علیہ السلام۔ ہادی آمتاں۔ رحمان انس و جان۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔"

کوہ مراد کی چوٹی پر مغرب کی طرف ایک گڑھا سا ہے جس کو "مُہر" کہتے ہیں۔ طواف کرنے والے وہاں جا کر اس کے چاروں طرف کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور لا الہ الا اللہ کا بآواز بلند ذکر کرتے ہیں۔ مجمع دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور باری باری آواز تہلیل بلند کرتے ہیں۔ آخر میں قریباً پندرہ منٹ طویل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ بڑا ملائی جو امام حج ہوتا ہے اس کے سلام کی آواز پر سب اٹھ بیٹھتے ہیں۔ امام سے دائیں طرف والا جواباً علیکم السلام کہہ کر اپنے سے دائیں طرف والے کو السلام علیکم کہتا ہے یہ سلسلہ حلقہ کے آخری آدمی تک پہنچ جاتا ہے۔

مُہر کے مغربی کنارے پر ایک چٹان پر کلمہ مہدی لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ" لکھا ہوا ہے۔

دس ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے قبل کثرت سے دنبے ذبح کرتے ہیں کہتے ہیں ہم منیٰ اور منحر کا حق ادا کرتے ہیں۔

۱۳۔ ملائی | ذکریوں کے مذہبی پیشوا کو ملائی کہتے ہیں۔ اس وقت ان کا سب سے بڑا ملائی عبدالکریم ہے اس کو مہدی کا خلیفہ سمجھا جاتا ہے۔ کلانچ میں کلک ملائیوں کا مرکز ہے ہر قبیلے اور علاقے کے الگ الگ ملائی ہیں۔

یہ لوگ تعویذ گنڈے، جادو ٹونے اور دیگر افعال کہانت کے ماہر ہوتے ہیں۔ انہوں نے مذہبی تخویف اور دیگر ہتھکنڈوں سے عام ذکریوں کو اپنا مطیع فرمان اور کورانہ متبع بنا رکھا ہے اپنے خصوصی اختیارات منوائے جاتے ہیں۔ ذکری ان کی ہر جائز و ناجائز خواہش پوری کرتے ہیں اور ان کو ہر حال میں راضی رکھتے ہیں۔ ان کی ناراضگی کو مہدی کی ناراضی اور مہدی کی ناراضی کو اللہ کی ناراضی سمجھتے ہیں۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ یہ مہدی کے جانشین اور داعی ہیں۔ امت کی ہدایت و نگرانی کرتے ہیں۔ ان کی اطاعت واجب ہے۔

بہت سی غیر اخلاقی بلکہ فحش و قبیح باتوں کو مہدی سے منسوب کر کے ان پر عمل اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں۔ عشر، خیرات اور نذرانے وصول کر کے اپنے ذاتی مصارف میں لاتے ہیں۔ نذرانوں اور زکوٰۃ کے عوض جنت کی زمین فروخت کرتے ہیں۔ عام بستیوں سے دور رہتے ہیں تاکہ ان کی بداخلاقی اور عیش کوشی کی نجی زندگی عوام کی نظر سے اوجھل رہے اور کسی سے مناظرے مباحثے کا بھی امکان پیدا نہ ہو۔ ملائی کو حرام و حلال کے تعین کا اختیار ہے۔

ملائی کے لئے زنا حلال ہے۔ منکوحہ عورت سے شب زفاف میں زنا کر کے اس کو زکیہ و محصنہ بناتا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بڑا

ملّائی دورانِ حج کوہِ مراد، اختتامِ طواف پر طویل سجدہ کے دوران اپنی پسندیدہ عورت سے زنا کرتا ہے جس کو اس عورت پر نزولِ رحمت سمجھا جاتا ہے ان کی تفصیل اس سے قبل بیان کی جاچکی ہے۔

۱۴۔ ذکریوں کے دیگر توہمات وبے سروپا اور قبیح عقائد کوہِ مراد اور کوہ ملّا کے درمیان ایک کنواں ہے جب یہ پانی سے بھر جائے گا تو قیامت آجائے گی۔

کہور (جنڈ) کے درخت کو متبرک سمجھتے ہیں کیونکہ مہدی کی کتاب کہور کے درخت پر ہی نازل ہوئی تھی۔ اگر یہ درخت گھر کھیت یا باغ میں اُگ آئے تو باعثِ خیر و برکت سمجھتے ہیں اس کو کاٹنا یا شاخیں توڑنا گناہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس کی لکڑی جلاتے ہیں۔

محمد مہدی سے دورانِ سیرِ روحانی سب سے پہلے سید محمد جونپوری نے ملاقات کی۔ ایمان لائے اور ہدایات حاصل کیں۔ اللہ تعالیٰ نے مہدی کو جنت کا مختار بنایا اور مہدی نے اپنے خلفاء کو۔ اب ملّائی جنت کی زمین فروخت کرتے ہیں۔ کم از کم ایک دنبہ کے عوض چارپائی برابر زمین فروخت کرتے ہیں۔

نامحرم عورت و مرد کے درمیان یاری جائز ہے اگر وہ محبت کے غلبہ سے سرشار ہو کر زنا کا ارتکاب کر بیٹھیں تو جنتی ہیں۔ عورت ستر مقبول کا درجہ پائے گی۔ مہدی خود ان کو جنت میں لے جائے گا۔

بیوہ عورت اگر صاحبِ مال نہیں ہے تو اپنی شرمگاہ سے زکوٰۃ ادا کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی ہم مذہب اس کی خواہش کرے تو انکار نہ کرے۔

ذکریوں کے قلمی صحیفوں میں تو اباحتِ عامہ کی تعلیم نظر آتی ہے ؎

حلال اند حورانِ سیمیں بدن ۔۔۔ چہ مادر چہ خواہر چہ دختر چہ زن

دس بکریاں۔ دو گائے اور ایک اونٹ سے زیادہ رکھنا حرام ہے۔

ایک مضحکہ خیز استدلال۔ اسلام میں ہر جگہ "بدل" پر عمل ہے۔ غسل اور وضو کا بدل تیمم۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا بدل بیٹھ کر پڑھنا۔ بیٹ کر پڑھنا۔ بے قیام و رکوع و سجود صرف اشارہ سے پڑھنا۔ روزے کا بدل کھانا کھلانا، حج کے لئے اپنا بدل دوسرے کو بھیج دینا۔ ذکریوں کے اعمال بدل ہی تو ہیں پھر اسلام سے خارج کیونکر ہو سکتے ہیں۔

ذکری مہدوی سمجھوتہ سید محمد جونپوری کو مہدی ماننے والے مہدوی فرقہ کے کچھ لوگ سندھ میں پائے جاتے تھے پاکستان کے قیام کے بعد اس فرقہ کے اور بہت سے لوگ ہجرت کر کے دکن اور گجرات سے پاکستان آگئے۔ ان کو جب ذکری مذہب کے بارے میں معلوم ہوا کہ مہدی کا عقیدہ تو مشترک ہے مگر باقی باتیں بے دینی کی ہیں تو خیال ہوا کہ شاید یہ مہدوی فرقہ کے جاہل و گمراہ لوگ ہیں ان کی اصلاح ہونا چاہیئے۔ مہدوی فرقہ کے رہنما جناب شہاب الدین ید اللّٰہی اس جذبہ کے ساتھ ذکری ملّائیوں کے مرکز کُلانچ پہنچے۔ اور محمد مہدی اٹکی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ وہ اس کے پورے اور مستند حالات نہ بتا سکے

تو شہاب الدین یداللہی نے ان کو باور کرایا کہ جس کو وہ محمد مہدی اٹکی کہتے ہیں وہ دراصل سید محمد جونپوری ہیں جو کہ معروف تاریخی شخصیت ہیں۔ ان کی پوری سوانح حیات تفصیل سے بتائی اور ذکریوں کی تالیف قلبی کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اٹک میں کچھ عرصہ قیام کرکے ایران اور افغانستان کے شہر فراہ میں جاکر مقیم ہوئے تھے لہٰذا وہاں اٹکی مشہور ہوگئے ہوں گے۔ یہ بھی ممکن ہے وہ تربت بھی آئے ہوں جیسا ذکریوں کے نوشتوں میں لکھا ہوا ہے۔ ان کا ظہور ہندوستان ہی میں ہوا تھا۔ اٹک میں نہیں بلکہ جونپور میں ہوا تھا۔ فراہ سے گرم سیل قریب ہے۔ ابوسعید گرم سیل کا رہنے والا تھا۔ مہدی کی دعوت اُسے پہنچی۔ اس نے قبول کی اور بُلیدہ پہنچائی۔ بُلیدیوں سے کچکیوں کو دعوت پہنچی۔ کچکی سردار ملا مراد نے کوہ مراد کو مذہبی مرکز قرار دیا۔

ذکری ملائیوں کو اپنے مہدی کی پوری سوانح عمری معلوم نہ تھی اور جس قدر معلوم تھی اس کی کوئی تاریخی سند نہ تھی۔ ان کو یہ تاریخی سہارا غنیمت معلوم ہوا۔ ملا عیسیٰ نوری کو اور کراچی کے تعلیم یافتہ ذکریوں کو جو اپنے مذہب کے بارے میں تشکیک میں مبتلا تھے یہ معلومات معقول نظر آئی۔ مہدویوں کے خیالات کو اپنا لیا۔ اور خود کو ذکری مہدوی کہنے لگے۔

اب ذکریوں کو موقعہ ہاتھ آگیا اور وہ اس خبر کو اور اونچی لے اُڑے۔ ملا درازئی نے ایک رسالہ لکھ مارا اور اس بنیاد پر خوب افسانہ طرازی فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

مکہ سے واپسی پر سید محمد جونپوری البیوہ، شام، لارستان اور فراہ ہوتے ہوئے کیچ تربت آئے اور کوہ مراد پر سات یا دس سال قیام کرکے روپوش ہوتے۔ ذکریوں کے ناقابل قبول عقائد کی صفائی میں فرماتے ہیں کہ ذکری علما قتل کر دیئے گئے ان کے کتب خانے جلا دیئے گئے۔ عوام غیر تعلیم یافتہ اور پسماندہ ہیں۔ چند پشتوں کے بعد ذکری اپنے مذہب کی ابتدا اور تاریخ سے ناواقف رہ گئے۔ سنی سنائی منتشر اور غیر مستند روایات یاد رہ گئیں۔ ایسے حالات میں غلطیاں ہوجانا بہت ممکن ہیں۔ مخالف اور متعصب لوگوں نے ہمارا مذاق اڑانا اور بدنام شروع کردیا۔ مخالف علماء کے مقابلے میں ذکری احساس کمتری میں مبتلا ہوکر مناظرہ سے گریز کرنے لگے۔ بہرحال ذکر تواتر کے ساتھ اپنی اصل صورت میں باقی ہے۔ پس اگر آج کوئی کم علم ذکری کسی بعید از عقل عقیدہ کا اظہار کرتا ہے تو اس کی ذمہ داری صحیح ذکری عقائد پر نہیں تھوپی جاسکتی۔

اس کتاب میں شہنشاہ ہمایوں، شہزادہ ہندال و کامران۔ غیاث الدین خلجی، شیخ مبارک اور ان کے بیٹے ابوالفضل اور فیضی اور بہت سے لوگوں کو ذکری مہدوی بتایا ہے۔ اکبر کے دین الٰہی کو بھی اسی مذہب کی ایک شاخ قرار دیا ہے۔ ذکریوں کی موجودہ تعداد سات لاکھ بتائی ہے۔

درازئی نے سید محمد جونپوری کے مستند واقعات اور ذکری روایات میں اہم تاریخی اور واقعاتی اختلافات کو تسلیم کرتے ہوئے صرف چند اقدار مشترکہ پر یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ذکری مذہب کی بنا مہدویت پر رہی ہے۔ ابتدا وہ تھی اور موجودہ شکل یہ ہے ورنہ ہیں دونوں ایک ہی۔ مگر اہم عقائدی اختلافات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ جن سے ذکری اکثریت دست بردار ہونے کو ہرگز تیار نہیں۔ دونوں کے عقیدہ کی بنیاد ہندوستان میں ظہور مہدی پر ہے۔ اٹک نہ سہی جونپور سہی

دونوں ہندوستان میں تھے۔ مہدی سے ابوسعید کی ملاقات پر دونوں متفق ہیں۔ تاشقند میں نہ سہی گرم سیل، فراہ یا تربت میں سہی۔ رہا تاریخوں کا اختلاف تو اس کو مزید تحقیق کرکے دور کرنا باقی ہے۔

ذکری اور مہدوی روایات وعقائد کے چار اہم بنیادی اختلافات درج ذیل ہیں۔ تفصیل میں جائیے تو قدم قدم پر اختلافات ہیں۔

	ذکری	مہدوی
۱۔	ظہور مہدی ۹۷۷ ہجری ٹک میں ۱۰۲۹ھ میں کوہ مراد سے روپوش ہوا۔	ولادت ۸۴۷ھ جونپور دعوائے مہدویت ۹۰۵ھ گجرات۔ وفات ۹۱۰ھ فراہ
۲۔	مہدی نبی آخر الزماں ہے	خلیفۃ الرسول ہے۔
۳۔	مہدی کوہ مراد سے آسمان پر چلا گیا۔	فراہ میں انتقال کر گیا
۴۔	ارکانِ اسلام کے منکر ہیں	شدت سے پابند ہیں

تبصرہ

اگر سید محمد مہدی جونپوری اور محمد مہدی اٹکی ایک ہی شخص ہونا فرض کر لیا جائے اور فراہ میں ۹۱۰ھ میں اس کی وفات کو نظرانداز کرکے اس کا سفر کیچ و تربت میں جاری رکھا جائے تو یہ صورت بنتی ہے کہ ۹۰۵ھ میں بڑلی (گجرات) میں مہدویت کے اعلان کے ۷۲ سال بعد پھر اٹک میں ۹۷۷ھ میں اسی شخص کا بعمر ۱۳۰ سال ظہور مخفی ہونا باہم متناقض ہے۔ اٹک میں ظہور بعمر ۱۳۰ سال اور کوہ مراد سے ۱۸۲ سال کی عمر میں روپوش ہونا عقلِ سلیم تسلیم نہیں کرتی۔ اور صریحاً تاریخ کو جھٹلانا ہے۔ ۹۱۰ھ میں تاریخ وفات تاریخ و تذکروں سے ثابت ہے لفظ "شیخ" مادہ تاریخ وفات ہے۔

اگر فراہ پہنچنے سے قبل کیچ سے گزرنا اور کوہ مراد پر دس سال قیام کرنا فرض کر لیا جائے۔ جیسا کہ بعض ذکریوں کا خیال ہے تو کوہ مراد پر قیام اور وہاں سے غائب ہونے کا عقیدہ غلط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا محمد مہدی اٹکی سید محمد جونپوری نہیں ہو سکتا۔ بعض ذکری نوشتوں میں تو لکھا ہے کہ محمد مہدی اٹکی کو پہچان کر سب سے پہلے سید محمد جونپوری ایمان لایا پھر وہ مہدی کیسے ہو سکتا ہے۔ مہدی کا مرید ہوا۔ بلوچستان کا عام ذکری سید محمد جونپوری کے نام سے بھی واقف نہیں ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کڑی بعد کو ملائی گئی ہے۔

مہدوی رہنما شہاب الدین ید اللٰہی کی توضیحات سے اثر قبول کرکے ذکری رہنما سید عیسیٰ نوری نے ۱۳۵۴ھ میں ذکری عقائد میں ترمیم کی اور اس کو قبول کرنے والے اپنے آپ کو ذکری مہدوی کہنے لگے۔ ذکریوں میں یہ ایک مختصر گروہ ہے جن کی اکثریت کراچی میں ہے۔ یہ عملاً ذکری ہی ہیں۔ عبادات، رسومات اور دیگر اعمال کے اعتبار سے ان کا مہدویوں سے کوئی تعلق نہیں شدید بنیادی اختلافات کے باعث یہ سمجھوتہ کامیاب ثابت نہ ہوا۔ مہدی کے صفات اور ارکانِ اسلام پر کسی صورت

اتفاق نہ ہو سکا۔

ذکری تاریخ کی روشنی میں ہیوگیبز بلر (R. HUGHES BULLER) اپنی ۱۹۰۶ء کی تالیف مکران گزیٹر جلد ہفتم میں لکھتا ہے :۔

بلوچستان میں بلیدیوں کی آمد سے قبل تاریخ کی کتابوں میں ذکری مذہب کا کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔ مکران میں ذکری عقائد کا نفوذ اور بلیدیوں کا ورود یقیناً ہمعصر ہیں۔ یا تو یہ مذہب بلیدیوں کی آمد کے زمانہ میں کسی دوسرے ذریعہ سے مکران میں داخل ہوا۔ اور بلیدیوں نے یہاں آکر اس کو قبول کیا یا وہ خود ہی ساتھ لے کر آئے۔ اور اپنے اقتدار کے بعد اس کو فروغ دیا۔

وہ غالباً پندرھویں صدی میں گرم سیل سے آکر وادی بلیدہ میں آباد ہوئے تھے۔ اسی زمانہ میں مکران میں ذکری مذہب کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ بوسعید بلیدی خاندان کا بانی ہے۔ بلیدیوں سے قبل مکران پر سیستان کے صفاری ملکوں کی حکومت تھی۔ بوسعید نے میر عیسیٰ گچکی کی مدد سے ملک مرزا صفاری کو ۱۰۲۳ھ (۱۶۱۳ء) میں قتل کر کے مکران میں بلیدی حکومت قائم کی۔ کیچ اپنے پاس رکھا۔ اور پنجگور گچکیوں کو دے دیا۔

گچکی ہندو راجپوت خاندان سے ہیں جو وادی گچک میں آباد ہو گیا تھا۔ تین پشتوں کے بعد یہ مسلمان ہو گئے مگر ذکریوں کے عروج پر ذکری مذہب قبول کر لیا۔

بلیدیوں کے زمانہ میں اس مذہب کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔ اور سارے مکران میں پھیل گیا۔ ادھر گچکی سردار ملا مراد نے اٹھارہویں صدی کے اوائل میں ذکری مذہب کی توسیع میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ مذہب کی تنظیم کی۔ کوہ مراد کو مرکز بنایا۔ املاک کو مشترک قرار دیا مسلمانوں کی نقل میں اپنے مذہب کے لئے بہت سی بدعات و مخترعات وضع کیں۔ آٹھویں بلیدی حکمران شہ قاسم کے چچا شہ بلار نے ذکری مذہب ترک کر دیا اور مسلمان ہو گیا۔ گوادر سے ذکریوں کے خلاف خروج کیا۔ ملا مراد گچکی کے لڑکے ملک دینار نے شہ بلار کو ۱۷۴۰ء میں قتل کر دیا اور شہ قاسم کو گوادر میں نظر بند کر دیا۔ کیچ پر قبضہ کر لیا اور بلیدیوں کو مکران سے نکال دیا۔ اس طرح بلیدیوں کا اقتدار ختم ہو گیا اور پورے مکران پر گچکیوں کی حکومت ہو گئی۔

ملک دینار ذکری مذہب کا زبردست مبلغ تھا۔ گچکی بلیدیوں سے زیادہ متعصب تھے۔ مسلمانوں کو گردن زدنی سمجھتے تھے بہت سے مسلمانوں کو قتل کر دیا۔ بہت سے ہجرت کر گئے۔ قریب سو سال تک ذکری مسلمانوں کے لئے خطرہ بنے رہے۔ ان کے مظالم سے مسلمانوں میں ان کے خلاف شدید نفرت اور غم و غصہ پیدا ہو گیا۔ خان قلات میر نصیر خان اول نے ذکریوں پر نو مرتبہ لشکر کشی کی۔ آخر ملک دینار قتل ہوا۔ اس کا لڑکا شہ عمر مسلمان ہو گیا جس کو کچھ عرصہ بعد ذکریوں نے قتل کر دیا۔ اس طرح گچکی اقتدار کی کمر ٹوٹ گئی اور ذکریوں میں بھی دم خم نہ رہا۔

شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری (ولادت ۱۱۰۰ھ وفات ۱۱۹۵ھ) کو ذکریوں کے مظالم اور مسلمانوں کی مصیبت کا بہت احساس تھا۔ آپ کے مکتوبات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۱۶۲ھ ۱۷۴۸ء میں حج کے لئے تشریف لے گئے وہاں ذکریوں پر اسلام

کے غلبہ کی دعا مانگی۔ آپ کو بشارت ہوئی کہ عبداللہ خاں قلاتی کی اولاد کے ہاتھوں یہ مہم سر ہوگی۔ عبداللہ خانؒ کے لڑکے خان نصیر خاں نوری قلات کے حکمران ہوئے۔ وہ مسلمانوں کا درد رکھتے تھے۔ ذکریوں کو مرتد سمجھتے تھے۔ مردِ مجاہد تھے۔ انہوں نے تربت پہنچ کر ملک دینار کو دعوتِ اسلام دی۔ اس کے انکار پر لشکر کشی کی۔ منکرین کو تہ تیغ کیا گیا۔ جنہوں نے اسلام قبول کیا سلامت رہے ان کے مرکز کوہ مراد کو برباد کیا۔ ملک دینار قتل ہوا (۱۱۸۸ھ ۱۷۷۴ء)

میر احمد یار خان، سابق خان قلات و گورنر بلوچستان اپنی کتاب "تاریخ خوانین بلوچ" میں لکھتے ہیں:-

"میر نصیر خاں نوری خواب میں حضور اکرم صلعم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اشارہ پاکر دین اسلام کی تبلیغ اور بلوچستان کے ذکری فرقہ کی بیخ کنی کے اقدامات کئے اور قدم قدم پر کامرانی و سرخروئی نے ان کا ساتھ دیا۔ ان اقدامات اور کارناموں سے متاثر ہوکر خلافتِ ترکیہ نے ان کو "غازیِ دین" اور "ناصرِ ملّتِ محمدیہ" جیسے مہتم بالشان خطابات عطا کئے۔

واقعہ جکیگور قاضی عبداللہ صاحب سربازی کی مساعی سے سرباز کے ذکری ملائی عبدالعزیز اور بہت سے ذکری مسلمان ہوگئے۔ انہوں نے ایک مسجد بنائی۔ ذکری ملائی شئے گلابی نے ذکریوں کو مسجد شہید کردینے پر آمادہ کیا اور حضور اکرم صلعم کی شان میں گستاخانہ الفاظ ادا کئے۔ قاضی صاحب نے سرباز کی جامع مسجد میں شعائر اسلام کے احترام میں اور ان کے تحفظ پر پُرجوش تقریر کی اور جہاد کا فتویٰ دیا۔ اسی وقت سو سرفروش مجاہد تیار ہوگئے۔ ۶ ربیع الاوّل ۱۳۵۵ھ - ۱۹۳۶ء کو قاضی عبداللہ صاحب چند مقامی سرداروں کی معیت میں ان سو مجاہدین کو لے کر نکلے۔ موضع جکیگور میں ذکریوں سے مقابلہ ہوا۔ شئے گلابی اور اس کے سات ساتھی مارے گئے باقی فرار ہوگئے۔ قاضی عبداللہ صاحب کی تبلیغی مساعی سے ایرانی بلوچستان میں ایک ذکری بھی باقی نہیں رہا۔ بیشتر مسلمان ہوگئے اور باقی ترکِ سکونت کرگئے۔

میر احمد یار خان نے قلات کی گدی سنبھالنے کے بعد علماء و مبلّغین ذکری علاقوں میں بھیجے۔ وہ ذکری عوام کو دعوتِ اسلام دیتے تھے اور ان کے ملائیوں کو اپنا عقیدہ صحیح ثابت کرنے کے لئے دعوتِ مناظرہ دیتے تھے۔ ذکری اپنے ملائیوں سے مناظرہ کرنے کو کہتے تھے۔ اور وہ جان چھپاتے پھرتے تھے۔ اور اپنے تبعین کو ہجرت کی تلقین کرتے تھے۔ بہت سے ذکری اپنے ملائیوں سے مایوس اور بدظن ہوکر مسلمان ہوگئے۔ اور بہت سے ترکِ وطن کرکے کراچی، لسبیلہ اور مکران کے ساحلی علاقوں میں چلے گئے۔

ان مبلغین میں قاضی عبدالصمد سربازی۔ مولوی عبدالرب اور مولانا محمد موسیٰ گوادری سرفہرست ہیں۔

ذکری مذہب کے بارے میں محققین، مورخین علمائے دین اور عامۃ المسلمین کی آراء بلوچستان کے مسلمان ہر دور میں ذکریوں کو غیر مسلم سمجھتے رہے ہیں اور اب بھی غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ نہ ان کا ذبیحہ کھاتے ہیں اور نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرتے ہیں۔

خوانین قلات کے قاضیوں نے اور بلوچستان کے دیگر علماء نے ہمیشہ ذکریوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ ذکری اور مسلم کے مابین نکاح اور ان کا ذبیحہ ناجائز قرار دیا ہے۔ قاضی کے فتوے پر ہی خانِ قلات نصیر خاں اول نے ذکریوں کو مرتد

قرار دیا - ۱۱۸۸ھ - ۱۷۷۴ء میں ان کے خلاف جہاد کیا۔ منکرین اسلام مردوں کو قتل کیا۔ عورتوں اور بچوں کو قید کیا اور املاک ضبط کی۔ اس وقت بھی بلوچستان کے تمام سرکاری قاضی ان کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ جج قلات نے بھی ان کے فیصلوں کو برقرار رکھا ہے۔

شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری (ولادت ۱۱۰۰ھ وفات ۱۱۹۵ھ) نے اپنے مکتوبات میں ذکریوں کو خارجیوں کے فرقہ خلفیہ، متبعین خلف بن عمر خارجی اور خارج از اسلام لکھا ہے۔

انگریز محقق ہیوگز بلر (R. HUGHES BULLER) نے ۱۹۰۶ء میں اپنی تالیف مکران گزیٹیر میں لکھا ہے۔ کہ ذکری عقیدہ مہدوی عقائد کے باقیات میں سے معلوم ہوتا ہے۔ جس نے ہندوستان میں پندرھویں صدی کے اواخر میں ایک متعین شکل اختیار کر لی تھی۔ اگرچہ ذکری خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ مگر ان کے عقائد میں توہمات اور بت پرستانہ رسومات بھری پڑی ہیں۔ صرف قرآن کا پڑھنا مشترک ہے۔ ورنہ اعمال کے اعتبار سے ذکریوں اور سنی مسلمانوں میں بنیادی اختلافات ہیں۔ اسلام کے اساسی عقائد سے ان کو کلی تضاد ہے۔

بلوچستان کا ہندو مورخ اپنی کتاب "تاریخ بلوچستان" مولفہ ۱۹۰۷ء میں لکھتا ہے:۔

"کیچ کے علاقہ میں ایک قوم معروف بنام ذگری یا ذکری چلی آتی ہے۔ جو میر مراد کو اپنا مرشد سمجھتی ہے۔ میر مراد کی قبر پر جو ایک پہاڑی پر واقع ہے۔ بنام کوہ مراد مشہور ہے۔ اور قریب تربت کے واقع ہے۔ زیارت کو جایا کرتے ہیں ان لوگوں کا مذہب نہ ہندو ہے نہ مسلمان، کسی سے نہیں ملتا۔ یہ میر مراد خاندان گچکی کے سرداروں میں ہوا ہے۔ شاید سب سے پہلا میر مراد تھا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندو راجپوت سرداران کی نسل سے تھا۔ اس کا مذہب نہ ہندو نہ مسلمان بلکہ ان سے مختلف تھا جس کی نسبت معلوم نہیں کہ کس طرح پیدا ہوا۔"

ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے اپریل ۱۹۷۶ء میں ضلع کے تمام تحصیلی رجسٹریشن افسران کو ہدایت جاری کی کہ شناختی کارڈوں پر ذکریوں کو غیر مسلم لکھا جائے۔

کراچی کے تمام مدارس عربیہ کے مفتیوں نے ذکریوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا ہے۔

آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۶۰ اور شق ۳ کی رو سے ذکری غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ ذکری خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور ساتھ ہی یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ محمد مہدی نے اسلامی شریعت کو منسوخ کر دیا۔ اب قیامت تک مہدی کی شریعت جاری رہے گی۔ مسلمانوں سے یہ بھی کہتے ہیں کہ "لکم دینکم ولی دین"

مندرجہ بالا آراء سے صاف ظاہر ہے کہ ذکریوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ قطعی خارج از اسلام ہیں۔

حکومت سے مطالبہ | ذکری مذہب کی ابتداء ظہور مہدی کے عقیدے پر قائم ہونے والے مذاہب اور دوسرے مشابہ مذاہب کا مقابلہ، اس مذہب پر میری زیر تالیف بڑی کتاب میں تفصیل سے زیر بحث آتے ہیں۔ اس تلخیص میں بخوف طوالت نظر انداز

کیا جارہا ہے کیونکہ اس مضمون کا مقصد صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ ذکری مسلمان نہیں ہیں۔ ان کو آنے والے الیکشن سے قبل قادیانیوں کی طرح غیر مسلم اقلیت دے دینا چاہئے۔

ذکری خود تو اپنے آپ کو ذکری کہتے اور لکھتے ہیں۔ ناخواندہ لوگ لفظ کو بگاڑ کر 'ذگری' کہتے ہیں۔ لیکن جب کوئی دوسرا ان کو ذکری کہے تو ناراض ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بلوچ ہیں مسلمان ہیں۔ شناختی کارڈ۔ پاسپورٹ اور ویزا فارم پر نیز دیگر سرکاری فارموں پر اور دستاویزات پر جہاں مذہب کا اندراج ضروری ہوتا ہے یہ خود کو مسلمان ہی لکھتے ہیں۔ بہت سے ذکری ملّائی کسی فرضی مسجد کے امام یا مدرسہ کے مدرس بن کر سعودی عرب میں بھی داخل ہو چکے ہیں۔ ممکن ہے حرمین میں بھی داخل ہو چکے ہوں۔ سرکاری ریکارڈ اور مردم شماری کے جداول میں، ذکریوں کو مسلم ہی درج کیا جاتا ہے جب کہ کوئی مسلمان ان کو مسلمان تسلیم نہیں کرتا۔

کراچی میں" آل پاکستان ذکری مسلم انجمن" کے نام سے ذکریوں کی ایک رجسٹرڈ انجمن ہے جس کا دفتر لیاری کوارٹرز میں مسان روڈ پر ہے۔

ذکریوں کا خود کو مسلمان کہنا اور لکھنا اور سرکاری کاغذات میں مسلم درج کروانا خود فریبی ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور حکومت کو بھی دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ لہٰذا مفصلہ بالا حقائق کی روشنی میں حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کیا جاتا ہے کہ :-

۱- ذکریوں کو جلد از جلد بہر صورت آنے والے انتخابات سے قبل، دستور و آئین پاکستان کی دفعہ ۲۶۰ اور شق ۳ کے تحت غیر مسلم قرار دیا جائے۔

۲- ذکریوں کی ووٹرز لسٹ علیحدہ تیار کی جائے اور انتخابات جداگانہ کرائے جائیں۔

۳- ذکریوں کو پابند کیا جائے کہ وہ خود کو مسلم نہ کہیں اور نہ لکھیں۔

۴- شناختی کارڈ۔ پاسپورٹ، ویزا اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری کاغذات و دستاویزات پر ذکریوں کو غیر مسلم لکھا جائے ——— اور

۵- ذکریوں کی رجسٹرڈ انجمن کے نام سے "مسلم" کا لفظ خارج کر دیا جائے۔